بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب حضرت مفتی صاحب مدظلہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے متعلق کہ:

آج کل ٹی وی کے ذریعے ایسی فلمیں (وڈیو، موودی وغیرہ) دیکھائی جارہی ہیں جن میں مختلف انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام (مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہم) کے کردار اور واقعات فلمائے گئے ہیں۔ کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ یہ فلمیں قرآنی واقعات کی عملی تفسیر ہیں (واللہ اعلم بالصواب) اور اِن فلموں کے ذریعے بہت آسانی سے قرآنی واقعات سمجھ میں آتے ہیں نیز اِن فلمائے گئے واقعات سے بہت سبق ملتا ہے۔

حالانکہ اِن فلموں میں حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو بطور عیّاش حکمران اور عاشق (حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا نامی عورت سے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملکہ بلقیس کے ساتھ عاشقانہ رویہ) کے ظاہر کیا گیا ہے۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی لاتے ہوئے بھی دیکھایا گیا ہے نیز آجکل اِن فلموں کی سی ڈیز بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

اب معلوم یہ کرنا ہے کہ:-

۱ اِن فلموں کو دیکھنا کیسا ہے؟

۲ اِن فلموں کو بنانے والوں اور دیکھنے والوں کا کیا حکم ہے؟

۳ اِن فلموں کو دیکھنے والوں اور بنانے والوں کے ساتھ ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہئے؟

۴ اِن فلموں کی وڈیو سی ڈیز کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

برائے مہربانی تفصیلاً رہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

والسلام

ابن آدم

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۸/۱۳۶
مورخہ

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱،۲)ـــــ انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی خیالی تصاویر بنانا نہایت بے ادبی ہے، جس سے پناہ مانگنی چاہیئے، انبیاء کرام علیہم السلام کے جعلی کردار بنانے اور فلمانے میں جیساکہ سوال میں مذکور ہے ایسے مفاسد اور خرابیاں ہیں جن سے بعض دفعہ العیاذ باللہ انبیاء کی توہین لازم آتی ہے (اور قصداً انبیاء کی توہین کفر ہے) اس لیے ایسی فلم بنانا، دیکھنا اور دکھانا سخت گناہ اور حرام ہے، ان فلموں کو بنانے اور دیکھنے کو فوراً چھوڑ کر سچے دل سے آئندہ کیلئے توبہ کرنی چاہیئے۔ (ماخذہ التبویب: ۳۰/۸۳۲)

فی خلاصۃ الفتاویٰ: (۴/۳۸۵، رشیدیہ)

"ولو عاب نبیا یکفر"

فی الدر المختار مع الشامیۃ:

(ج/۴، ص/۲۳۱)

(۳)ـــــ ایسے لوگ جبتک اپنی اصلاح نہ کرلیں آپ کا ان سے میل جول اور بے تکلفانہ تعلقات ختم کرنا مناسب ہے، تاکہ ان کو اس فعل پر شرمندگی وندامت ہو اور وہ توبہ واستغفار کرلیں۔ البتہ ان کیلئے ہدایت کی دعا مانگتے رہیں۔ (التبویب ۶۵/۵۶۹)

فی التفسیر المظہری: (۳/۲۲۵، رشیدیہ)

"(والذین آمنوا ولم یہاجروا مالکم من ولایتہم من شیء) لنفی لولایتہ من لم یہاجر من المومنین بمعنی النفی لأجل فسقہم بترک فریضۃ الہجرۃ وعند الظہر أن یکرہ للمومن ولایۃ

(جاری ہے...)

المومن الفاسق مالم يتب"

في فتح الباري : (١٠/ ٦١٠، قديمي)

"فمن كان من أهل العصيان يستحق الهجران بترك المكالمة كما في قصة كعب وصاحبيه رضي الله عنهم"

(٤) سوال میں ذکر کردہ سی ڈیز کی خرید وفروخت ناجائز ہے۔

في الدر المختار مع الشامية : (٦/ ٢٦٨، سعيد)

"وأفاد كلامهم أن ما قامت المعصية بعينه يكره بيعه تحريما وإلا فتنزيها"

في بدائع الصنائع : (٥/ ١٤٤)

"... لأن ما لا يجوز الانتفاع بجلده ولا بلبنه ولا بلحمه لا يكون مالا فلا يكون محلا للبيع" والله أعلم بالصواب

عبد الرحمن بن محمد جميل طاہر

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ١٤

١٠/ رجب ١٤٣٢ھ

١٣/ جون ٢٠١١ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
١٠/ رجب ١٤٣٢ھ

مفتی
دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
١٠/ ٧/ ١٤٣٢ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ٢٨/١٣٦٢
مورخہ ١٠/ ٧/ ١٤٣٢ھ
جامعہ دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
١٠/ ٧/ ١٤٣٢ھ

0093